مسنون اذکار

دُعائیں اور دُرود ابراہیمی

تالیف
خادمِ دینِ اسلام

مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ملنے کا پتا
جامع مسجد نگینہ
A-977 بلاک B-III گجرپورہ (چاند) اسکیم لاہور
042-36880027-28,0300-4274936

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسنون اذکار

دعائیں اور درودِ ابراہیمی

مرتبہ
خادمِ دینِ اسلام
منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ملنے کا پتا
جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجرپورہ (چاپک) اسکیم لاہور
042-36880027-28,0300-4274936

جملہ حقوق

بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مسنون اَذکار دُعائیں اور دُرود ابراہیمی
مؤلف	:	منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) مدیر اعلیٰ ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور
پروف ریڈنگ	:	علامہ مفتی حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی‘ علامہ مفتی حافظ محمد آصف یوسفی
کمپوزر	:	محمد عثمان علی یوسفی‘ حافظ عظیم احمد یوسفی
کمپوزنگ	:	ابوبکر کمپیوٹر سنٹر 977-A‘ بلاک بی III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور
پہلی بار	:	(۸۰۰۰) جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ بمطابق اپریل ۲۰۱۴ء
دوسری بار	:	(۵۰۰۰) صفر المظفر ۱۴۳۷ھ بمطابق نومبر ۲۰۱۵ء
ناشرین	:	(حاجی صاحبزادہ) بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس) (مفتی حافظ صاحبزادہ) خلیل احمد یوسفی (صاحبزادہ) محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com

ای۔میل ایڈریس info@seedharastah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	ٹائٹل۔	۱
۲۔	جملہ حقوق۔	۲
۳۔	فہرست مضامین۔	۳
۴۔	آئیں! قوت برداشت پیدا کریں۔	۵
۵۔	افضل ذِکر۔	۷
۶۔	بچے کے لئے پہلا سبق۔	۸
۷۔	آخری کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔	۹
۸۔	کلمہ پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔	۱۰
۹۔	نماز کے بعد ذکرِ الٰہی۔	۱۱
۱۰۔	نماز کے بعد تکبیر کہنا۔	۱۱
۱۱۔	نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اِستغفار اور دُعا۔	۱۲
۱۲۔	جنت میں جانے کی دُعا آیۃ الکرسی۔	۱۳
۱۳۔	آیۃ الکرسی۔	۱۴
۱۴۔	ہر نماز کے بعد دُعا۔	۱۵
۱۵۔	حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف۔	۱۶
۱۶۔	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد یہ بھی فرماتے۔	۱۷
۱۷۔	ہر نماز کے بعد دُعا۔	۱۸
۱۸۔	نماز کے بعد مُعَوِّذَتَیْن پڑھنے کا حکم۔	۱۹
۱۹۔	نماز کے بعد دُعائے پناہ۔	۲۰

۲۰۔	نماز کا سلام پھیرتے ہی ذکرِ مبارک اور دُرود شریف۔	۲۱
۲۱۔	نمازِ تہجد اور فرض نمازوں کے بعد دُعا کرنا	۲۲
۲۲۔	بعد از نمازِ فرض۔	۲۳
۲۳۔	سمندر کی جھاگ کے برابر گناہوں کی معافی۔	۲۳
۲۴۔	ہر نماز کے بعد عظیم وِرد۔	۲۴
۲۵۔	خواب میں نماز کے ذِکر کی تلقین۔	۲۵
۲۶۔	ذکرِ الٰہی اور مقررہ تعداد	۲۶
۲۷۔	اللہ جل جلالہ کے ہاں پسندیدہ عمل۔	۲۷
۲۸۔	نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک اور دُعا۔	۲۹
۲۹۔	نماز کے بعد یہ دُعا بھی کر سکتے ہیں۔	۳۰
۳۰۔	صبح کی نماز کے بعد کی خصوصی دُعا۔	۳۱
۳۱۔	نمازِ فجر کے بعد ذِکر۔	۳۲
۳۲۔	نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد ذِکر۔	۳۳
۳۳۔	مغرب اور فجر کی نماز کے بعد خصوصی ذِکر۔	۳۴
۳۴۔	بہتر غنیمت والے۔	۳۵
۳۵۔	گناہوں کی بخشش۔	۳۵
۳۶۔	ہر نماز کے بعد بیٹھنا اور ذِکر و دُعا کرنا۔	۳۶
۳۷۔	نماز کے بعد ایک اور طرح کی دُعا۔	۳۷
۳۸۔	ہر نماز کے بعد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیکَ یَا مُحَمَّدُ پڑھنا۔	۳۸
۳۹۔	دُرودِ ابراہیمی شریف کون سا ہے؟	۴۰
۴۰۔	اللہ تبارک وتعالیٰ کون سا دُرود شریف بھیجتا ہے؟	۵۰

آئیں! قوتِ برداشت پیدا کریں

ہمارے معاشرے میں قوتِ برداشت کا بہت فقدان ہے۔ بہت کم لوگ قوتِ برداشت کی خوبی سے مزین ہیں۔ ہم لوگ بات بات پر حقائق کو نظر انداز کرنے کے عارضہ میں مبتلا رہتے ہیں۔ یہ عارضہ خصوصاً دینی اور سیاسی دونوں محاذوں پر بہت زیادہ ہے۔ ہم مخالفت اور اِنکار کے جذبات میں قرآنِ مجید اور اَحادیثِ طیبات کے خلاف کلام کرنے سے بھی نہیں گھبراتے۔ ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ صحاح ستہ یعنی بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد اور ابن ماجہ کی اَحادیثِ طیبات قابلِ قبول ہیں اور جب صحاح ستہ کی اَحادیثِ طیبات پیش کی جاتی ہیں پھر اپنے خود ساختہ نظریات کے تحفظ اور بچاؤ کے لئے من گھڑت تاویلیں شروع کر دی جاتی ہیں اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے واضح اِرشاداتِ مبارکہ کو یعنی' چونکہ اور چنانچہ کی نذر کرنے کی نامناسب حرکت کی جاتی ہے۔ کئی لوگ اِسلامی تعلیمات کے سکالر ہونے کے مدعی ہونے کے باوجود نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی اِطاعت واِتباع سے راہ فرار اِختیار کرتے ہیں۔

اَحادیثِ طیبات کے خزانہ میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے معمولات میں یہ کہیں نہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی مسجد سے تشریف لے جاتے ہوں۔ جبکہ بعض لوگوں نے اس کو معمول بنا رکھا ہے جونہی نماز کا سلام پھرتا ہے، جوتا اُٹھاتے ہیں اور مسجد سے نکل جاتے ہیں، نہ ذکر و دُرود اور نہ دُعا و اِستغفار۔ حالانکہ یہ طرزِ عمل صریحاً طریقۂ محمدی ﷺ کے خلاف ہے۔ کوئی عذر ہو تو اور بات ہے لیکن اَیسا معمول نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے ایک عذر کی روایت کا ذکر ہے' فرماتے ہیں' میں نے مدینہ منورہ میں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا' جلدی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور حجرۂ مبارک میں تشریف لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلدی دیکھ کر گھبرا گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلدی تشریف لے جانے پر متعجب ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے پاس سونے کا ایک بڑا ٹکڑا پڑا تھا' مجھے اُس میں دِل لگا رہنا بُرا معلوم ہوا' میں نے اُس کے بانٹنے کا حکم فرمایا۔[1]

(اِس حدیث شریف میں تشریف لے جانے کی وجہ اور پھر واپس تشریف لے آنے کا ذکر پاک ہے)۔

قارئینِ کرام کی خدمت میں صحاح ستہ کے حوالہ جات سے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فرض نمازوں کے بعد کے معمولات اور ذکرو اَذکار اور دُعاؤں کو بیان کیا جاتا ہے۔ جتنے بھی اَذکار اور دُعائیں صحاح ستہ میں بیان ہیں' اُن کو تسلیم کرنا' اِیمان و عقل اور قلبِ سلیم کی پہچان ہے۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے اَذکار اور معمولات اِسلام اور اِیمان کا خزانہ ہیں۔ جنہیں ہر کلمہ پڑھنے والا جانتا ہے لیکن ضد اور فرقہ وارانہ ذہنیت رکھنے اور تیز طرار گفتگو سے لوگوں سے حقائق کو چھپانے کی کوشش کرنا اچھی بات نہیں۔ عوام الناس کی علمی حالت تو پہلے ہی ناگفتہ بہ ہے۔ بعض لوگ سادہ لوح لوگوں کی کم علمی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُن سے حقائق کو پوشیدہ رکھ کر اپنے خود ساختہ نظام کی بقاء کی جنگ کر رہے ہیں۔ رحیم و کریم ربّ کائنات عزوجل ہمیں محبوبِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِتباع نصیب فرمائے۔ آمین!

---

[1] بخاری جلد ۱ ص ۱۱۷' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۳۴۹' کنز العمال حدیث نمبر ۱۶۰۴۱'۶۳۰۶' مسند احمد جلد ۴ ص ۸۔

افضل الذکر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے ۲؎

''بزرگ ترین (افضل) ذکر **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** ہے۔''

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے مراد پورا کلمہ شریف ہے جس میں **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہے، ورنہ صرف **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** تو بہت سے منافق، کفار اور ابلیس وغیرہ بھی پڑھتے ہیں۔ جس کلمہ سے لوگ مومن بنتے ہیں، اس میں **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** بھی ہے۔

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ۳؎

''جس نے **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہا وہ جنت میں داخل ہوا یا اس کے لئے جنت واجب ہے۔''

کلمہ شریف پڑھنے سے: (۱) کفر کی گندگی دُور ہوتی ہے، (۲) اِسے پڑھ کر کافر مومن ہوتا ہے، (۳) اِس سے دِل کا زنگ دُور ہوتا ہے، (۴) اِس سے غفلت جاتی رہتی ہے، (۵) دِل میں بیداری آتی ہے، (۶) یہ حمدِ الٰہی اور نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجموعہ ہے، اِس لئے یہ افضل الذکر ہے۔

۲؎ ترمذی حدیث نمبر ۳۴۴۳_۳۳۸۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۰۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۰۶، مرقاۃ جلد۵ ص ۲۱۷، مستدرک حاکم جلد۱ حدیث نمبر ۴۹۸_۵۰۳، ابن حبان حدیث نمبر ۲۳۲۶، الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۴۱۵۔ ۳؎ الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۴۲۲، مجمع الزوائد جلد۱ ص ۱۸، مستدرک حاکم جلد۴ ص ۲۷۹ حدیث نمبر ۲۵۱، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۷ ص ۵۵، ابن حبان حدیث نمبر ۳۱۔

بچے کے لئے پہلا سبق

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے:

اِفْتَحُوْا عَلٰی صِبْیَانِکُمْ اَوَّلَ کَلِمَۃٍ بِلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَقِّنُوْھُمْ عِنْدَ الْمَوْتِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاِنَّہٗ مَنْ کَانَ اَوَّلُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاٰخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ عَاشَ اَلْفَ سَنَۃٍ لَمْ یُسْئَلْ عَنْ ذَنْبٍ وَّاحِدٍ [۱]

''اپنے بچوں کو جب وہ بولنا شروع کریں تو **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** یاد کراؤ۔

اور جب مرنے کا وقت آئے جب بھی **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** پڑھنے کی تلقین کرو۔

جس شخص کا اوّل کلمہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** ہو۔

اور آخری کلمہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** ہو۔

وہ ہزار برس بھی زندہ رہے تو (انشاء اللہ) کسی گناہ کا اُس سے مطالبہ نہیں ہوگا۔

(یا اِس وجہ سے کہ گناہ صادر نہ ہوگا یا اگر صادر ہوا تو توبہ وغیرہ سے معاف ہو جائے گا یا اِس وجہ سے کہ اللہ (جل جلالہ) اپنے فضل سے معاف فرمائے گا۔)

---

[۱] کنز العمال حدیث نمبر ۴۵۳۳۲۔

آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ نے کتاب الجنائز کے (پہلے باب) میں لکھا ہے۔

وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقِيلَ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَلَيْسَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا لَهٗ اَسْنَانٌ، فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَ اِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ ؎

''جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو اِس کا بیان اور (حضرت) وہب بن منبہ (رضی اللہ عنہ) سے کہا گیا' کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جنت کی کنجی نہیں ہے؟ اُنہوں نے کہا' کیوں نہیں؟ لیکن کوئی کنجی دندانوں کے بغیر نہیں ہوتی۔ اگر تو ایسی کنجی لائے جس کے دندانے ہوں تو تالا کھل جائے گا ورنہ نہیں کھلے گا''۔

''اِس کو حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ نے تاریخ میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں وصل کیا ہے۔ دندانوں سے مراد اعمال صالحہ ہیں۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ خالی کلمۂ شہادت سے بہشت کا دروازہ نہیں کھلے گا جیسے بے دندان والی کنجی سے فوراً قفل نہیں کھلتا۔ البتہ سخت محنت اور مشقت کے بعد شاید کھل جائے۔ ایسے ہی اگر اعمال صالحہ نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے' چاہے اُس کو بخش دے' فوراً بہشت میں لے جائے' چاہے عذاب کرے اور عذاب کے بعد بہشت میں لے جائے۔ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** سے پورا کلمہ شہادت مراد ہے یعنی **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ آخِرَ كَلَامِنَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔** (وحید الزماں غیر مقلد' تیسیر الباری جلد۲ ص ۲۳۳ من وعن)

؎ بخاری حدیث نمبر ۴۲' تیسیر الباری جلد۲ ص ۲۳۲' تفہیم البخاری جلد۲ ص ۳۰۹' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۳' مرقاۃ جلد۱ ص ۱۹۸' مسلم حدیث نمبر (۲۰۵-۱۲۹)۔

کلمہ پڑھنے والا جنت میں جائے گا

حضرت علامہ کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے مراد شہادتین ہیں یعنی
مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

مراد یہ ہے کہ جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور اس پر مرجائے اور کسی کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا شریک نہ بنائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ جو لوگ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو پڑھتے ہیں مگر نبوت کے منکر ہیں یا صرف عربوں کے لئے بعثتِ مصطفی ﷺ کے قائل ہیں، اُن کے لئے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کہنا ضروری اور فرضِ عین ہے۔ (لازم ہے)۔ اور دین اسلام کے سوا ہر دین سے بیزاری کا اظہار لازم ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ جو کوئی موت کے وقت اِخلاص سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے اُس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ جنت میں داخل ہوگا کیونکہ اِخلاص، توبہ اور ندامت کو مُسْتَلْزَمْ [۱] ہے بشرطیکہ موت تک اِس پر قائم رہے۔ چاہے ایسے شخص نے مرتے وقت
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہ کہا ہو۔ [۲]

---

[۱] کوئی کام اپنے اُوپر لازم کرنا۔ [۲] عمدۃ القاری شرح بخاری جلد۴ جز۸ ص۳، تفہیم البخاری جلد ۲ ص۳۱۰۔

نماز کے بعد ذکرِ الٰہی

بخاری شریف: بَابُ الذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ (نماز کے بعد ذکرِ الٰہی کرنا)۔

حضرت ابوسعید علیہ الرحمہ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام ہیں، فرماتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں خبر دی:

اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ ﷺ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ کُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِکَ اِذَا سَمِعْتُہٗ ۸؎

''یہ کہ فرض نماز سے فارغ ہو کر ذکر کے لئے آواز بلند کرنا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ظاہرہ زمانۂ حیات سے جاری تھا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، مجھے لوگوں کا نماز سے فراغت پانا، اسی ذکر کی آواز سن کر معلوم ہوتا''۔

وحید الزماں صاحب (غیر مقلد) لکھتے ہیں:-

''اِس حدیث سے ثابت ہوا کہ پکار کر یعنی جہر کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرنا بدعت نہیں ہے جیسے بعض لوگوں نے سمجھا''۔ (تیسیر الباری جلد ۱ ص ۵۵۴ من وعن)

نماز کے بعد تکبیر کہنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں،

کُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاۃِ النَّبِیِّ ﷺ بِالتَّکْبِیْرِ ۹؎

''میں نبی کریم ﷺ کی نماز کا ختم ہونا اُس وقت پہچانتا جب تکبیر کی آواز سنتا''۔

۸؎ بخاری جلد ۱ ص ۱۱۶، تیسیر الباری جلد ۱ ص ۵۵۴۔ ۹؎ بخاری جلد ۱ ص ۱۱۷، ۱۱۶، تیسیر الباری جلد ۱ ص ۵۵۴، ۵۵۵، مسلم جلد ۱ ص ۲۱۷، نسائی جلد ۱ ص ۱۲۹، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۲۹۸، ۳۰۰۔

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد استغفار اور دُعا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تو اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا ''تین بار استغفار پڑھتے''

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

اور اس کے بعد فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

''اے اللہ (جلّ جلالک) تو سلام ہے، اور تیری طرف سے ہماری سلامتی ہے،

تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ[۹]

تو بڑی برکت والا ہے۔ اے بزرگی اور عزت والے''۔

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی روایت میں بھی یہی الفاظ بیان ہیں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ[۱۱]

کا بیان ہے۔

---

۱۰ مسلم حدیث نمبر ۵۹۱، ۱۳۵، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۷۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۶۱، مرقاۃ جلد ۳ ص ۳۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۱۸۳، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۰۲، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۷۳۷، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۲۹۹، سنن نسائی جلد ۱ ص ۱۹۸۔ ۱۱ سنن نسائی جلد ۱ ص ۱۹۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۶۱، مرقاۃ جلد ۳ ص ۳۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۹۸، نسائی حدیث نمبر ۱۳۳۸، ابن ماجہ حدیث نمبر ۹۲۴، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۳۱۹۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۳۷، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۲۹۹۔

جنت میں جانے کی دُعا آیۃ الکرسی

حضرت ابوُامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'
رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد (مبارک) فرمایا:

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ ۱۲

''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے' اُسے سوائے موت کے کوئی چیز جنت میں جانے سے روک نہیں سکتی''۔

حضرت سیّدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں'
رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ اِلَى الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى ۱۳

''جس نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی' دوسری نماز تک اُس کی خصوصی حفاظت اللہ (عزوجل) کے ذمہ کرم پر ہے''۔

---

۱۲ درمنثور جلد۲ ص۸' المعجم الکبیر للطبرانی جلد۸ ص۱۱۴ حدیث نمبر۷۵۳۲' کنز العمال حدیث نمبر۲۵۳۴ـ۲۵۶۸ـ۲۵۶۵' قرطبی جلد۲ جز۳ ص۱۷۵' مجمع الزوائد جلد۱۰ ص۱۰۲' تفسیر مظہری جلد۱ ص۳۶۲ (عن ابی طالب رضی اللہ عنہ)' کتاب السنی ص۴۸ حدیث نمبر۱۲۴' نسائی حدیث نمبر۱۰۰۔
۱۳ مجمع الزوائد جلد۲ ص۱۴۸' الترغیب والترہیب جلد۲ ص۴۵۳' درمنثور جلد۲ ص۶' المعجم الکبیر للطبرانی جلد۳ ص۸۴ حدیث نمبر۲۷۳۳۔

آیۃ الکرسی

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ

نہیں کوئی سچا معبود مگر وہی اللہ زندہ ہمیشہ رہنے والا

لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

نہیں پکڑتی اُسے اونگھ اور نہ نیند۔ اُس کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں

وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ

اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے وہ ذات کہ سفارش کرے اُس کے پاس

اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج

مگر اُسکے حکم کے ساتھ' جانتا ہے وہ جو کچھ سامنے اُنکے ہے اور جو پیچھے اُنکے ہے

وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج

اور وہ احاطہ نہیں کرتے ساتھ کسی چیز کے اُسکے علم میں سے مگر ساتھ اُس چیز کے کہ جو وہ چاہتا ہے

وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَ

اور گھیرے میں لئے ہوئے ہے اُس کی کرسی آسمانوں اور زمینوں کو

لَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ج وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

اور نہیں گراں گزرتی اُس کو نگہبانی اُن (آسمانوں اور زمینوں) کی اور وہ بزرگ و برتر ہے۔

(البقرۃ:۲۵۵)

ہر نماز کے بعد دُعا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا' اور فرمایا: ''اے معاذ! اللہ (عزوجل) کی قسم! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں' پھر فرمایا: میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دُعا کو پڑھنا نہ چھوڑنا۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیۡ عَلٰی ذِکۡرِكَ وَ

اے اللہ (جل جلالک)! میری مدد فرما' اپنے ذکر اور

شُكۡرِكَ وَ حُسۡنِ عِبَادَتِكَ [۱۴]

اپنے شکر اور اچھی طرح عبادت کرنے میں کہ میں تیری خوب عبادت کروں۔

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جامع ترمذی میں لکھا ہے کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۚ

پاک ہے تیرا رب وہ عزت والا رب ہے وہ اِس شرک سے پاک ہے جو وہ بتاتے ہیں۔

وَ سَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۚ

اور سلام ہے رسولوں (علیہم السلام) پر۔

وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ○ [۱۵]

اور تمام تعریفوں والا اللہ (عزوجل) ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

---

[۱۴] ابوداؤد جلد۱ص ۲۲۰ حدیث نمبر ۱۵۲۷' کنز العمال حدیث نمبر ۳۳۵۷' ۳۸۶۵' نصب الرایۃ جلد۲ص ۲۳۵' مجمع الزوائد جلد۱۰ص ۱۷۲' الترغیب والترہیب جلد۲ص ۴۵۴' کتاب السنی ص ۳۶۔ [۱۵] ترمذی جلد۱ص ۶۶' کتاب السنی ص ۴۷' مجمع الزوائد جلد۱۰ص ۱۰۳' ۱۰۲' الترغیب والترہیب جلد۲ص ۴۵۴' کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۸۲' المعجم الصغیر للطبرانی جلد۲ص ۲۶۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف

حضرت وَرّاد، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے منشی تھے انہوں نے فرمایا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ایک خط میں جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام تھا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے لکھوایا: [۱۶]

کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اُس کی بادشاہت ہے اور اُسی کو تعریف زیب دیتی ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ

اے اللہ! تو جو دینا چاہے اُس کو کوئی نہیں روک سکتا اور جو تُو روک دے اُس کو کوئی دے نہیں سکتا

وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ [۱۷]

اور مالدار کو اس کی مالداری تیرے سامنے کچھ کام نہیں آسکتی۔

---

[۱۶] اُس زمانے میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن کو کہلا بھیجا کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد جو دُعا پڑھتے تھے وہ مجھے لکھ کر بھیجو، تب حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنے منشی سے محولہ بالا دُعا لکھوا کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھیجی۔ (تیسیر الباری جلد ۱ ص ۵۵۶) ۔ [۱۷] سنن نسائی جلد ۱ ص ۱۹۷، صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۷، ۵۹۳، بخاری حدیث نمبر ۸۴۴، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۳۰۰۔

رسول کریم ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ بھی فرماتے

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو فرماتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی سلطنت ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّ

اور اُسی کے لئے تعریف بجا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ

نہیں طاقت اور نہیں ہمت مگر اللہ (عزوجل) کی مدد سے، کوئی الٰہ نہیں مگر اللہ ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے

اِلَّآ اِيَّاهُ اَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَآ

سوائے اُس کے۔ اُسی کو لائق ہے نعمت اور فضل اور اچھی تعریف، کوئی معبود نہیں

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۱۸

مگر اللہ (عزوجل)۔ہم خالص اُس کی عبادت کرتے ہیں اور اگرچہ کافر بُرا مانیں۔

دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے۔

---

۱۸ سنن نسائی جلد۱ص ۱۹۲ بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ ''سلام کے بعد ذکر کرنے کا باب''۔ شرح السنہ جلد۲ص ۳۰۱، مسند الشافعی جلد۱ص ۹۴-۹۳، سنن نسائی جلد۱ص ۱۹۷، مسلم حدیث نمبر ۱۳۹، ۵۹۴۔

ہر نماز کے بعد دُعا

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں' ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی عذابِ قبر (جسم یا کپڑوں پر) پیشاب لگنے سے ہوتا ہے۔ فرماتی ہیں' میں نے کہا تم صحیح نہیں کہتی ہو۔ اُس نے کہا' نہیں سچ ہے۔ ہم کو حکم ہے کہ اگر پیشاب کھال (جسم پر) یا کپڑوں پر لگے تو اُسے کاٹ ڈالیں۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نماز کے لئے نکلے اور باتیں کرتے ہوئے ہماری آوازیں اُونچی ہوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ آپ فرماتی ہیں، جو کچھ اُس یہودی عورت نے کہا تھا' میں نے عرض کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سچ کہتی ہے۔ بعد ازیں اُس روز سے آپ ﷺ نے کوئی نماز نہیں پڑھی مگر ہر نماز کے بعد یہ دُعا فرمائی:

رَبِّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ

(حضرت) جبرائیل اور (حضرت) میکائیل اور (حضرت) اسرافیل کے رب

اَعِذْنِيْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ [۱۹]

مجھے دوزخ کی آگ کی گرمی اور قبر کے عذاب سے بچا''۔

---

[۱۹] سنن نسائی جلد ۱ ص ۱۹۷' مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۱۹' جلد ۱۰ ص ۱۱۰۔

نماز کے بعد مُعَوِّذَتَین پڑھنے کا حکم

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں'
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد مُعَوِّذَتَین پڑھنے کا حکم فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ (جل جلالہ) کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحمت والا۔

سورۃ الفلق

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا

(اے نبی صلی اللہ علیک وسلم یوں) فرمائیں کہ میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔

خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ

تمام مخلوق کے شر سے اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ آجائے اور گرہوں پر دم کرنے

النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والوں کے شر سے' جب وہ حسد کرنے پر آجائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ (جل جلالہ) کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحمت والا۔

سورۃ الناس

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ

(اے نبی صلی اللہ علیک وسلم یوں) فرمائیں کہ میں لوگوں کے رب، لوگوں کے

النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ

بادشاہ، لوگوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں، اُس وسوسے ڈالنے والے، پیچھے ہٹ

الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ

جانے والے کے شر سے جو لوگوں کے دِلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۧ

جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

نماز کے بعد دُعائے پناہ

حضرت مسلم بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میرے والدِ گرامی ہر نماز کے بعد اللہ (جلّ جلالہ) کی بارگاہِ اقدس میں عرض کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ

اے اللہ (جلّ جلالک) میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر

وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ [۲۱]

اور فقر اور عذابِ قبر سے۔

میں بھی کہنے لگا۔ میرے والدِ گرامی نے پوچھا تو نے یہ کلمات کہاں سے سیکھے ہیں؟ میں نے کہا آپ رضی اللہ عنہ ہی سے سیکھے ہیں، اُنہوں نے فرمایا:

''رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم اِن کلمات کو نماز کے بعد پڑھتے تھے''۔

---

[۲۰] سنن نسائی جلد ا ص ۱۹۶۔ [۲۱] سنن نسائی جلد ا ص ۱۹۸، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۹، ۳۶، مستدرک حاکم جلد ا ص ۹۰ حدیث نمبر ۳۵، جلد ا ص ۳۸۳، حدیث نمبر ۲۵۳۔

نماز کا سلام پھیرتے ہی ذکرِ مبارک اور دُرود شریف

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور اُس نے نماز پڑھی (اور نماز پڑھنے کے بعد اُس نے) عرض کیا: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ ''اے میرے اللہ (جل جلالک!) مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما''۔ تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص سے فرمایا: عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ ''اے نمازی! تو نے جلدی کی''۔ پھر فرمایا: ''جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ (عزوجل) کی حمد کر جس کے وہ لائق ہے اور مجھ پر دُرود شریف بھیج پھر دُعا کر''۔ راوی فرماتے ہیں، اُس کے بعد دوسرے شخص نے نماز پڑھی: (اُس نے نماز کے بعد) اللہ (عزوجل) کی حمد کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف بھیجا۔ اُس دوسرے شخص سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ[۲۲] ''اے نمازی! دُعا کر تیری دُعا قبول ہوگی''۔

اِس حدیث شریف کے مطالعہ کے بعد قارئینِ کرام غور فرمائیں کہ جو شخص نماز کا سلام پھیرتے ہی بغیر ذکرِ الٰہی و دُرود شریف کے دُعا کرے، بحکمِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہ جلد باز ہے تو جو سلام پھیرتے ہی، بغیر عذر کے جوتا پکڑے اور مسجد سے نکل جائے وہ کون ہوا؟ ایسے نمازیوں سے پوچھا جائے کیا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشادِ مبارک ہے کہ جونہی سلام پھیرو تو جوتے پکڑو اور دُعا کیے بغیر مسجدوں سے نکل جاؤ اور کیا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث شریف ہے جس میں نبی محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہو کہ نمازِ فرض اَدا کرنے کے بعد دُعا نہ کرنا؟

---

۲۲ ترمذی جلد۲ ص۱۸۵ حدیث نمبر۳۴۷۶، مشکوٰۃ ص۸۶ حدیث نمبر۹۳۰، مجمع الزوائد جلد۱۰ ص۱۵۵، الترغیب والترہیب جلد۲ ص۴۸۷، شرح السنۃ جلد۲ ص۲۷۹، نسائی حدیث نمبر۱۲۸۴، مسند احمد جلد۶ ص۱۸، مرقاۃ جلد۳ ص۱۴۔

نمازِ تہجد اور فرض نمازوں کے بعد دُعا کرنا

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'
رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا گیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَ دُبُرُ الصَّلٰوتِ الْمَکْتُوبَاتِ [۲۳]

''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کون سی دُعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ فرمایا: آخری رات کے بیچ (یعنی نمازِ تہجد) میں اور فرض نمازوں کے بعد''۔

جو حضرات فرض نمازوں کے بعد دُعا نہیں کرتے معلوم نہیں اُن کو دُعا کرنے میں کیا عذر ہے؟ کیا وہ لوگ پروردگار سے دُعا مانگنے میں عجز وانکساری کی نعمت نہیں پانا چاہتے؟ دُعا تو عجز وانکساری کا اِظہار ہے۔

سوال: اللہ تبارک وتعالیٰ دُعا کرنے والوں سے خوش ہوتا ہے یا ناراض؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

مَنْ لَّمْ یَدْعُ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ

''جو شخص اللہ (عزوجل) سے دُعا نہ کرے اللہ (عزوجل) اُس سے ناراض ہوتا ہے''۔ [۲۴]

---

[۲۳] ترمذی جلد۲ ص۱۸۶' کتاب الاذکار ص۵۷' الترغیب والترہیب جلد۲ ص۴۸۹۔ [۲۴] ابن ماجہ ص۲۸۰ حدیث نمبر ۳۸۲۷' مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱۰ ص۲۰۰' مشکوٰۃ ص۱۹۵ حدیث نمبر ۲۲۳۸' الادب المفرد ص۲۷' شرح السنۃ جلد۳ ص۱۶۰' ترمذی جلد۲ ص۱۷۵ حدیث نمبر ۳۳۳۳۔

بعد از نمازِ فرض

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بعض آگے پیچھے آنے والی چیزیں وہ ہیں جن کا کہنے والا یا کرنے والا نقصان میں نہیں رہتا۔ ہر فرض نماز کے بعد

۳۳ بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ**

۳۳ مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ**

اور ۳۴ دفعہ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** ۲۵؎

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہوں کی معافی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ''جو فرض نمازوں کے بعد

(۱۰۰) سو مرتبہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ**

(۱۰۰) سو بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ،**

(۱۰۰) سو دفعہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** اور

(۱۰۰) سو بار **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**

پڑھے تو اُس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔ ۲۶؎

۲۵؎ الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۵۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۶۶، مرقاۃ جلد ۳ ص ۴۱، مسلم حدیث نمبر (۱۳۵۔۵۹۶)، نسائی حدیث نمبر ۱۳۴۹۔ ۲۶؎ مصنف عبدالرزاق جلد ۲ ص ۲۳۶ حدیث نمبر ۳۱۹۴۔

ہرنماز کے بعد عظیم ورد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، مہاجر فقراء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ مالدار حضرات بڑے درجے اور دائمی نعمتیں لے گئے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: کیسے؟ انہوں نے عرض کیا، وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور وہ روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ خیرات کرتے ہیں، ہم خیرات نہیں کرتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں، ہم غلام آزاد نہیں کرتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں جس سے تم آگے والوں کو پکڑ لو اور پیچھے والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم میں سے کوئی افضل نہ ہو گا، اس کے سوا جو تمہارے جیسے کام کرے''؟ سب نے عرض کیا، جی! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تُسَبِّحُوْنَ وَ تُکَبِّرُوْنَ وَ تُحَمِّدُوْنَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ مَرَّۃً

''ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ بار تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ) تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) اور حمد (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) پڑھا کرو''۔

(حضرت) ابو صالح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں فقراء مہاجرین رضی اللہ عنہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دوبارہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: **سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ** ''ہمارے امیر بھائیوں نے ہمارے اس عمل کے بارے میں سن لیا ہے (اب) وہ بھی ایسا ہی کر رہے ہیں''۔ تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ** [۲۷] ''یہ اللہ (عزوجل) کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے''۔

---

[۲۷] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ص۱۸۶، الترغیب والترہیب جلد۲ص۴۵۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۶۵، بخاری حدیث نمبر ۸۴۳، مسلم حدیث نمبر ۱۴۲۔۵۹۵، نسائی حدیث نمبر ۱۳۵۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۹۲۷، مسند احمد جلد۵ص۱۹۶، مرقاۃ جلد۳ص۳۷۔

خواب میں نماز کے بعد ذکر کی تلقین

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

اُمِرْنَا اَنْ نُّسَبِّحَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ وَ نُحَمِّدَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ وَ نُکَبِّرَ اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِیْنَ فَاَتٰی فِی الْمَنَامِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَرَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ تُسَبِّحُوْا فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ کَذَا وَ کَذَا قَالَ الْاَنْصَارِیُّ فِیْ مَنَامِهٖ نَعَمْ قَالَ اجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّ عِشْرِیْنَ خَمْسًا وَّ عِشْرِیْنَ وَاجْعَلُوْا فِیْهَا التَّهْلِیْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَافْعَلُوْا [۲۸]

’’ہمیں حکم فرمایا گیا کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ بار تسبیح پڑھیں ۳۳ مرتبہ حمد اور ۳۴ بار تکبیر کہیں۔ پھر ایک انصاری کے خواب میں کوئی آنے والا آیا اور آپ سے کہا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا کہ ہر نماز کے بعد اِتنی اِتنی تسبیح پڑھو؟ انصاری نے خواب ہی میں کہا ہاں۔ اُس نے کہا اُنہیں ۲۵، ۲۵ بار کرلو اور اِن میں تہلیل بھی کر لو۔‘‘ یعنی سو پورا کرنے کے لئے ۲۵ بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بھی پڑھ لیا کرو۔ جب صبح ہوئی تو یہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اُنہیں خبر دی تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے ہی کرو۔ (یعنی کبھی ایسے، کبھی ایسے‘ خیال رہے کہ یہ خواب حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے تائید فرمانے کی وجہ سے قابلِ عمل ہوگیا۔ ورنہ نص [۲۹] کے مقابلے میں کسی کا خواب معتبر نہیں کیونکہ نص معصوم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہے جبکہ غیر نبی یعنی ہم بیداری اور خواب میں غیر معصوم ہیں‘‘۔

---

[۲۸] نسائی حدیث نمبر ۱۳۵۰، مسند احمد جلد ۵ ص ۱۸۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۷۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۱۸۷، مرقاۃ جلد ۳ ص ۴۷۔ [۲۹] قطعی حکم یا واضح حکم۔

اللہ جل جلالہ کے ہاں پسندیدہ عمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مقدس ہے:
''اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نزدیک دُعا سے زیادہ پسندیدہ کوئی عمل نہیں''۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک باب باندھا ہے:

(بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ) ا۳؎

''نماز کے بعد دُعا کرنے کا باب''۔

اس باب کے تحت غیر مقلدین کے عالم وحید الزماں صاحب نے تیسیر الباری شرح بخاری میں جو بحث کی ہے وہ قارئینِ کرام کی نذر کی جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو!

''حافظ نے کہا یہ باب لا کر اِمام بخاری نے اُس کا رد کیا ہے جو کہتا ہے نماز کے بعد دُعا مشروع نہیں ہے اور دلیل لیتا ہے مسلم کی حدیث سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اُس جگہ نہ ٹھہرتے مگر اِتنا کہ:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ
تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

کہنے کے موافق یعنی یہ کہہ کر اُٹھ جاتے۔ اِس حدیث شریف کا یہ مطلب رکھا کہ رو بہ قبلہ ہو کر نماز کی سی حالت پر آپ اِتنی ہی دیر ٹھہرتے لیکن صحابہ کی طرف منہ کر کے دُعا کرنے کی نفی اِس سے نہیں ہوتی۔ ہمارے شیخ اِمام ابن قیم نے کہا نماز سے سلام پھیرنے کے بعد قبلہ ہی کی طرف منہ کیے ہوئے دُعا کرنا کسی صحیح حدیث

ا۳؎ بخاری جلد۲ص ۹۳۷ تیسیر الباری جلد۸ص ۲۲۳۔

سے یا حسن حدیث سے ثابت نہیں اور نہ ہی آنحضرت ﷺ سے یہ منقول ہے' نہ خلفائے راشدین سے۔ حافظ نے کہا ابنِ قیم کا یہ قول صحیح نہیں ہے' آنحضرت ﷺ نے معاذؓ سے فرمایا کہ تم ہر نماز کے بعد یہ کہتے رہو:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ
وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ ۳۲

نیز ہر نماز کے پیچھے یہ دُعا کیا کرتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ
وَالْفَقْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ ۳۳

اور سعد اور زید بن ارقم اور صہیب سے بھی اِس باب میں روایتیں ہیں اور ترمذی نے ابواُمامہ سے روایت کیا ہے کہ وہ دُعا زیادہ مقبول ہے جو رات کو اور فرض نماز کے بعد ہو اور طبری نے اِمام جعفر صادق سے نکالا کہ فرض نماز کے بعد دُعا افضل ہے اُس دُعا سے جو نفل نماز کے بعد ہو"۔ (تیسیر الباری جلد ۸ ص ۲۲۳ من وعن)۔

---

۳۲ بخاری جلد ۲ ص ۹۳۷' مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۷۲' الترغیب والترھیب جلد ۲ ص ۴۵۴' ابوداؤد جلد ا ص ۲۲۰' کتاب الاذکار ص ۶۰' فتح الباری جلد ۱۱ ص ۱۶۰' کتاب السنی ص ۴۶' کنز العمال جلد ۲ ص ۲۸' نصب الرایہ جلد ۲ ص ۲۳۵۔ ۳۳ مستدرک حاکم جلد ا حدیث نمبر ۳۵' ۳۸۳' مسند احمد جلد ۵ ص ۴۴۔ ۴۲۔ ۳۹۔ ۳۶' ۳۶' کتاب الاذکار ص ۶۰' نسائی حدیث جلد ا ص ۱۹۸' مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۰۲' کتاب السنی ص ۴۴' فتح الباری جلد ۱۱ ص ۱۳۳' صحیح ابن خزیمہ جلد ا ص ۳۶۷' مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۳ ص ۲۵۱' تیسیر الباری جلد ۸ ص ۲۲۳۔

نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک اور دُعا

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:
جب نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام پھیرتے
تو اُمّت کی تعلیم کے لئے یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا

اے اللہ (جلّ جلالک)! مجھے بخشش عطا فرما جو کچھ پہلے ہوا، جو بعد میں ہوا اور

اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ

جو پوشیدہ ہے اور جو ظاہر ہے اور جو میں نے زیادتی کی ہے اور تو جس کو مجھ سے

اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ

زیادہ جانتا ہے تو سب سے مقدم ہے اور تو جسے چاہے پیچھے کرتا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ [۳۴]

تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو ہی اللہ (برحق) ہے"۔

---

[۳۴] ابو داؤد جلد ا ص ۲۱۹، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۷۲، دار قطنی جلد ا ص ۲۹۷، صحیح ابن خزیمہ جلد ا حدیث نمبر ۷۴۳، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۹۱، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۲۱۔

نماز کے بعد یہ دُعا بھی کرسکتے ہیں

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنے بچوں کو یہ کلمات سکھاتے اور فرماتے کہ رسولِ کریم ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات سے تعوذ فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ

اے اللہ (جَلَّ جلالک) میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور

مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ

بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور رذیل عمر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ [۳۵]

اور دُنیا کے فتنوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔

۳۵؎ مشکوٰۃ ص ۸۸ حدیث نمبر ۹۶۴، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۶۷، بخاری حدیث نمبر ۶۳۶۴، مسلم حدیث نمبر ۵۲_۲۷۰۶، نسائی حدیث نمبر ۵۴۹۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۴۴، مسند احمد جلد ۱ ص ۱۸۶، مرقاۃ جلد ۳ ص ۳۷۔

صبح کی نماز کے بعد کی خصوصی دُعا

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو سلام پھیرنے کے بعد یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا

اے اللہ (جَلّ جلالک!) میں تجھ سے نفع دینے والا علم مانگتا ہوں

وَّ رِزْقًا طَيِّبًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا [۳۶]

اور پاک حلال روزی اور مقبول عمل۔

اِس حدیث شریف سے یہ مسئلہ حاصل ہوتا ہے کہ مشہور و معروف دُعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ اور رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا کے علاوہ یہ دُعا بھی نماز کے بعد اُسی جگہ بیٹھے ہوئے پڑھی جاسکتی ہے' جہاں نماز پڑھی ہے۔

مختلف اَحادیث طیبات میں مختلف اَذکار اور دُعائیں صحاح ستہ اور دیگر کتب میں موجود ہیں۔ اِس لئے ایک مسلمان ہونے کے ناطے سے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی تعلیمات کے خلاف چلنے سے توبہ کرنی چاہئے۔ من گھڑت مسئلوں اور فتوؤں سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی پیروی میں ہی نجات ہے۔

۳۶؎ ابن ماجہ حدیث نمبر ۹۲۵' مسند احمد جلد ۶ ص ۲۹۴' کتاب السنی ص ۲۴۔

نمازِ فجر کے بعد ذکر

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَآمَّةً تَآمَّةً تَآمَّةً ۳۷

"جو فجر کی نماز باجماعت ادا کرے پھر سورج نکلنے تک ☆ اللہ (عزوجل) کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے۔ پھر دو رکعت (نمازِ اشراق) پڑھے تو اُسے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پورے کا پورا، پورے کا پورا، پورے کا پورا۔ (یعنی پورے حج اور پورے عمرے کا ثواب)۔

☆ سورج نکلنے سے مراد سورج کا بلند ہونا ہے۔ یہ وقت طلوعِ سورج کے ۲۰ منٹ بعد ہوتا ہے۔ بیٹھنے سے مراد مسجد میں رہنا ہے۔ لہٰذا اُس وقت تک مسجدِ حرام کی صورت میں طواف یا عام مسجد میں وعظ کرنے، سننے یا طلبِ علم کے لئے مسجد کے کسی گوشے میں منتقل ہونا اِس کے خلاف نہیں"۔

---

۳۷ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۷۱، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۲۹۷، کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۵۰۸، ترمذی حدیث نمبر ۵۸۶، مرقاۃ جلد ۳ ص ۴۵۔

نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد ذکر

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ
حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ أَرْبَعَةً
مِّنْ وَّلَدِ إِسْمَاعِيْلَ وَلِأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ
اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ أَرْبَعَةً ۳۸

''میرا اُن لوگوں کے ساتھ بیٹھنا جو فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہ) کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے رہتے ہیں، مجھے اِس سے زیادہ پیارا ہے کہ اولادِ اسمٰعیل (علیہ السلام) کے چار غلام آزاد کروں اور میرا اِس قوم کے ساتھ بیٹھنا جو عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہ) کا ذکر کریں مجھے اِس سے زیادہ پسند ہے کہ چار غلام آزاد کروں''۔

---

۳۸ مشکوٰۃ ص ۸۹ حدیث نمبر ۹۷۰، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۰۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۶۶۷، کنز العمال حدیث نمبر ۳۵۵۲، مرقاۃ جلد ۳ ص ۴۴۔

مغرب اور فجر کی نماز کے بعد خصوصی ذِکر

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں'
نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو نمازِ مغرب اور نمازِ فجر سے پھرنے اور پاؤں موڑنے سے پہلے دس بار کہہ لے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبودِ (برحق) نہیں' وہ اکیلا ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں' اُسی کا

الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَ

ملک ہے اُسی کی تعریف ہے' اُس کے قبضہ میں خیر ہے' زندگی اور

يُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [۳۹]

موت دیتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اُس کے لئے ہر ایک حرف کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ مٹائے جائیں گے اور دس درجے بلند کئے جائیں گے' ہر بُرائی سے اُس کی حفاظت اور شیطان مردُود سے امان ہوگی اور شرک کے سوا کوئی گناہ اُسے نہ چھو سکے گا اور وہ لوگوں سے عمل میں اُفضل ہوگا۔ سوائے اُس کے جو اُس سے زیادہ کہہ لے وہ اُس سے بڑھ جائے گا''۔

۳۹؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۷۵-۹۷۶' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۰۷' مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۰۷' کنز العمال حدیث نمبر ۳۵۳۲' مرقاۃ جلد ۳ ص ۵۰' مسند احمد جلد ۴ ص ۲۲۷۔

ہر نماز کے بعد بیٹھنا اور ذکر و دُعا کرنا

حضرت ارزق بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

ہمیں ہمارے اِمام نے جن کی کنیت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ تھی نماز پڑھائی۔ اُنہوں نے فرمایا: میں نے یہی نماز یا اس کے علاوہ کوئی اور نماز رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اگلی صف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کھڑے ہوئے تھے اور ایک شخص نماز کی پہلی تکبیر میں حاضر ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیرا حتیٰ کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی رخساروں کی سفیدی مبارک دیکھی پھر حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ میری طرف آئے تو جس نے نماز کی پہلی تکبیر پائی تھی وہ نفل پڑھنے کھڑا ہو گیا۔ تب امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے اور اُس کے کندھے پکڑ کر ہلائے اور فرمایا: بیٹھ جا۔ کیونکہ اہلِ کتاب صرف اِس لئے ہلاک ہوئے کہ اُن کی نمازوں کے درمیان فاصلہ نہ تھا۔ (یعنی اُنہیں حکم دیا گیا تھا کہ فرائض اور نوافل کے درمیان دُعا کا فاصلہ رکھیں اور جگہ کا بھی مگر اِس پر عمل نہ کیا۔ فرائض و نوافل ملا کر پڑھے جن سے اُن کے دِل سخت ہو گئے اور ہزاروں گناہ کر بیٹھے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہِ مبارک اُٹھا کر فرمایا:

اَصَابَ اللّٰہُ بِکَ یَا ابْنَ خَطَّابٍ ۴۲

"اے خطاب کے بیٹے! اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) تجھے مصیب ۴۳ رکھے"۔

---

۴۲ مشکوٰۃ ص ۸۹ حدیث نمبر ۹۷۲' مرآۃ جلد ۲ ص ۱۴۴' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۰۰۷' مستدرک حاکم جلد ۱ ص حدیث نمبر ۲۷۰' کنز العمال حدیث نمبر ۱۳۲۷۵' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۱۹۰' مرقاۃ جلد ۳ ص ۴۶ ۔ ۴۳ بات کی تہہ کو پہنچنے والا' ٹھیک کہنے والا۔

بہتر غنیمت والے

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا وہ بہت جلد لوٹ آیا اور بہت غنیمتیں لایا' تو ہم میں سے ایک شخص بولا' جو اُن کے ساتھ نہ گیا تھا کہ ہم نے کوئی اَیسا لشکر نہیں دیکھا جو اِس لشکر سے جلد لوٹا ہو اور زیادہ مال غنیمت لایا ہو۔ تب نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں وہ قوم نہ بتاؤں جو غنیمت اور لَوٹنے میں بہتر ہے۔ وہ قوم ہے جو فجر کی نماز میں حاضر ہو پھر سورج نکلنے تک بیٹھ کر اللہ (عزوجل) کا ذکر کرے۔ تو یہ لوگ جلدی لَوٹنے والے اور بہتر غنیمت والے ہیں''۔ [۴۰]

گناہوں کی بخشش

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی ہر نماز کے بعد تین مرتبہ کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا

میں بخشش چاہتا ہوں اللہ (عزوجل) سے وہ ذات جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ [۴۱]

وہ حیّ و قیوم ہے اور میں اُسی کی طرف رجوع لاتا ہوں۔

تو اللہ (عزوجل) اُس کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے بھی بھاگا ہو۔

نوٹ: نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے جو دُعائیں منقول ہیں وہ تعلیم اُمت کے لئے ہیں کیونکہ انبیاء ومرسلین علیہم السلام ہر قسم کی خطاء سے معصوم ہیں۔ اُن کا اِستغفار فرمانا اُمتوں کی تعلیم کے لئے ہوتا ہے۔

---

[۴۰] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۷۷' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۹۷' ترمذی حدیث نمبر ۳۵۶۱' کنز العمال حدیث نمبر ۲۹۸۹' مرقاۃ جلد ۳ ص ۵۱۔ [۴۱] مصنف عبدالرزاق جلد ۲ ص ۲۳۶' کتاب السنی ص ۵۳۔

نماز کے بعد ایک اور طرح کی دُعا

حضرت ابو مروان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اُن کے سامنے حلف اُدا کیا۔ ''اُس اللہ (عزوجل) کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے دریا کو چیر دیا۔ ہم نے تورات کو دیکھا ہے حضرت داوٗد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے:

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِیْ عِصْمَۃً

الٰہی! میرے دین کو دُرست فرما دے جس سے میرا بچاؤ ہے

وَّاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْھَا مَعَاشِیْ

اور میری دُنیا کو دُرست فرما دے جس میں میری روزی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَ

الٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کی' تیرے عذاب سے اور

اَعُوْذُ یَعْنِیْ بِعَفْوِكَ مِنْ نَّقْمَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ

میں پناہ مانگتا ہوں تیری بخشش کی تجھ سے۔ اور میں تیرے ساتھ پناہ

مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا

حاصل کرتا ہوں تجھ سے تیرے دیئے ہوئے کو کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو روکے

مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ؎۴۴

اُس کو کوئی دینے والا نہیں اور مالدار کا مال تجھ سے کچھ کام نہ آئے گا''۔

حضرت ابو مَروان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے کہا' مجھے حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا' اُن سے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اِن محولہ بالا کلمات کو پڑھتے۔

؎۴۴ سنن نسائی جلد۱ ص۱۹۷' مسلم جلد۲ ص ۳۲۹ (باختلاف الفاظ)' کتاب السنی ص۴۹ حدیث نمبر ۱۲۷۔

ہر نماز کے بعد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ پڑھنا

(۱) جلاء الافہام صفحہ ۲۴۱ از قلم: اہلحدیث کے امام ابنِ تیمیہ صاحب کے شاگرد ابنِ قیم الجوزی صاحب (سن وفات ۷۵۱ھ، چھاپہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

(۲) الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام ص ۲۵۸۔ مترجم: اہل حدیث کے امام قاضی محمد سلیمان منصور پوری صاحب۔ (چھاپہ ادارہ ضیاء الحدیث مدنی روڈ مصطفےٰ آباد لاہور)

(۳) القول البدیع ص ۳۴۶۔ از قلم: علامہ حافظ محمد بن عبد الرحمان سخاوی شافعی صاحب (سن وفات ۹۰۲ھ)۔ (چھاپہ مدینہ منورہ سعودی عرب)۔

(۴) تبلیغی نصاب حصہ فضائل درود شریف صفحہ نمبر ۱۱۰ واقعہ نمبر ۴۲۔ از قلم: دیوبندی تبلیغی جماعت کے امام محمد زکریا سہارنپوری صاحب۔ (چھاپہ تاج کمپنی کراچی)

محولہ بالا تمام حضرات اپنی اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں:۔

حضرت علامہ عبد الغنی بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسماعیل بن احمد بن اسماعیل علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں، مجھے حضرت ابو بکر محمد بن عمر علیہ الرحمہ نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس تھا کہ (شیخ المشائخ حضرت شیخ) ابو بکر شبلی (علیہ الرحمہ) تشریف لائے۔ حضرت ابو بکر بن مجاہد علیہ الرحمہ اُن کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اُن سے معانقہ کیا اور اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ راوی فرماتے ہیں، میں نے اُن سے پوچھا: یَا سَیِّدِیْ اَتَفْعَلُ بِالشِّبْلِیْ ھٰکَذَا وَاَنْتَ وَجَمِیْعُ مَنْ بَغْدَادِ یَتَصَوَّرُوْنَ اَوْ قَالَ: یَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ مَجْنُوْنٌ'' اے میرے سردار! آپ (حضرت شیخ) شبلی (علیہ الرحمہ) کے ساتھ اس طرح (مہربانی) فرما رہے ہیں اور حالانکہ آپ اور تمام اہل بغداد خیال کرتے ہیں یا کہتے ہیں کہ یہ مجنون ہیں۔'' حضرت ابو بکر بن مجاہد علیہ الرحمہ نے فرمایا: فَعَلْتُ کَمَا رَاَیْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَعَلَ بِہٖ وَذٰلِکَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فِی الْمَنَامِ قَدْ اَقْبَلَ الشِّبْلِیَّ فَقَامَ اِلَیْہِ وَقَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ ''میں نے ان سے ایسا اس لئے کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے' تو دیکھا کہ حضرت شیخ ابوبکر شبلی علیہ الرحمہ آپ ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے ہیں تو رسول اللہ ﷺ (کمالِ شفقت فرماتے ہوئے) کھڑے ہوئے اور اِن کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ تو میں نے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَفْعَلُ ھٰذَا بِالشِّبْلِیِّ؟ ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ ﷺ (حضرت شیخ) شبلی (علیہ الرحمہ) سے یہ معاملہ فرماتے ہیں''؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نماز کے بعد یہ آیت کریمہ پڑھتے ہیں۔

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ ○

(التوبۃ:۱۲۸) [1]

اِس کے بعد مجھ پر دُرود شریف پڑھتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے یہ جب بھی کوئی فرض نماز پڑھتے ہیں' اس کے بعد لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ ○ پڑھتے ہیں اور یَقُوْلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ''تین مرتبہ پڑھتے ہیں'' صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَامُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَامُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَامُحَمَّدُ وہ فرماتے ہیں: جب حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمہ میرے پاس آئے تو میں نے پوچھا کہ وہ نماز کے بعد کون سا ذکر کرتے ہیں تو اُنھوں نے اِس کی مثل بیان کیا ہے۔

---

[1] ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تم ہی میں سے (عظیم) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا مشقت میں پڑنا وہ اُن پر گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے' مومنوں پر بہت بہت مہربان اور رحم فرمانے والے ہیں''۔

دُرودِ ابراہیمی شریف کون سا ہے؟

ہمارے معاشرے میں دُرود شریف کے موضوع پر تند و تیز گفتگو ہوتی ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ صرف دُرودِ ابراہیمی پڑھنا چاہیے۔ اِس کے علاوہ اور کوئی دُرود شریف نہیں پڑھنا چاہیے۔ لیکن جب دَورانِ اَذان رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کا نام نامی اِسمِ گرامی آتا ہے تو اَیسے ہی لوگ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہیں حالانکہ یہ دُرودِ ابراہیمی نہیں ہے اور نہ ہی یہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی کسی حدیث شریف سے ثابت ہے۔ یہ وہ دُرود شریف ہے جسے محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں اپنی طرف سے نقل کیا ہے۔

اِطلاعاً عرض ہے ہر وہ دُرود شریف جس میں حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا نام مقدس آتا ہے اُسے دُرودِ ابراہیمی کہتے ہیں۔

دُرودِ ابراہیمی کئی اَقسام کا ہے خود حضرت اِمام بخاری اور حضرت اِمام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے چند اَقسام کے دُرودِ ابراہیمی لکھے ہیں۔ جبکہ تمام کلمہ پڑھنے والے وہی دُرودِ ابراہیمی پڑھتے اور سمجھتے ہیں جو نمازوں کی کتابوں میں لکھا ہوتا ہے' باقی چھوڑ دیتے ہیں۔ جھگڑے اور بحثیں بہت کرتے ہیں۔ شاید اِن کو بھی وہ دُرود شریف نہیں آتے۔

قارئین کرام کی معلومات کے لئے بخاری' مسلم' ترمذی' نسائی' اِبنِ ماجہ اور ابوداؤد سے چند اَقسام کے دُرودِ ابراہیمی پیش کیے جاتے ہیں۔

WWW.SEEDHARASTAH.COM

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

آپ ﷺ پر بھیجنا تو ہم جانتے ہیں مگر یہ ارشادِ پاک فرمائیں، آپ ﷺ پر دُرود شریف کیسے بھیجیں؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا، کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ

الٰہی! دُرود (شریف) نازل فرما، اپنے برگزیدہ بندے اور رسول (حضرت سیّدنا) محمد (ﷺ) پر

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى

جیسا کہ تو نے دُرود (شریف) نازل فرمایا، (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) پر اور برکت نازل فرما

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

(حضرت سیّدنا) محمد (ﷺ) پر اور آلِ محمد (ﷺ) پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی

عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ؎

(حضرت) ابرہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر۔

؎ بخاری جلد۲ ص ۷۰۸ ـ ۹۴۰، نسائی جلد ۱ ص ۱۹۱، ابن ماجہ ص ۶۵، الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۵۰۲، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ ص ۱۵۱، در منثور جلد۵ ص ۲۱۶، جلاء الافہام ص ۹، فضائل درود شریف مصنف محمد زکریا صاحب دیوبندی درود شریف نمبر ۱۲ (چھاپہ تاج کمپنی)۔

(۲) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ؟ ''ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے دُرود شریف بھیجیں'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ

الٰہی! دُرود (شریف) نازل فرما (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ازواج مطہرات

وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ

اور ذرّیت پر جس طرح تو نے دُرود (شریف) نازل فرمایا ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد پر

وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا

اور برکت نازل فرما (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ازواج مطہرات اور ذُرّیت

بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؎۳

پر جیسا کہ تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے

؎۳ بخاری جلد۲ ص ۹۴۱' مسلم جلد۱ ص ۱۷۵' ابوداؤد جلد۱ ص ۱۴۸' ابن ماجہ ص ۲۶' نسائی جلد۱ ص ۱۹۱' مسند احمد جلد۵ ص ۴۲۴' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۲ ص ۱۵۱' درمنثور جلد۵ ص ۲۱۷_۲۱۶' قرطبی جلد۱ جز۱ حدیث نمبر ۳۸۲' جلاء الافہام ص ۸' شرح السنۃ جلد۲ ص ۲۸۲۔

(۳) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، مجھے حضرت کعب بن عجرہ
رضی اللہ عنہ ملے تو فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ ہدیہ نہ دوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟
(فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: ہاں! آپ مجھے وہ ہدیہ ضرور عطا فرمائیں۔ فرماتے ہیں
ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ **یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ ؟ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ** "یارسول
اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت (رضی اللہ عنہم) پر دُرود (شریف) کیسے
بھیجنا ہے؟ (رہا سلام) تو اللہ (عزوجل) نے یہ تو ہمیں سکھا دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام
کیسے عرض کریں؟"۔ (تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: دُرود شریف اس طرح پڑھو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

الٰہی! دُرود (شریف) نازل فرما (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آل (حضرت سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

جیسا کہ تو نے دُرود (شریف) نازل فرمایا (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

بے شک تو تعریف والا، بزرگی والا ہے۔ الٰہی! برکت نازل فرما (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

اور (حضرت) آل (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جیسا کہ تو نے برکت نازل کی (حضرت)

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [۱]

ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر۔ بے شک تو تعریف والا، بزرگی والا ہے

---

[۱] بخاری جلد۲ ص ۹۴۰، ۷۰۸ حدیث نمبر ۳۳۷۰، مسلم حدیث نمبر (۶۶ـ۴۰۶)، ابوداؤد جلد۱ ص ۱۴۸، ترمذی جلد۱ ص ۱۱۰، ابن ماجہ ص ۶۵، نسائی جلد۱ ص ۱۹۰، شرح السنۃ جلد۲ ص ۲۸۱، مشکوٰۃ ص ۸۶ حدیث نمبر ۹۱۹، مرقاۃ جلد۳ ص ۳، جلاء الافہام ص ۱۷۔

(۴) امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو یہ پسند ہو کہ پورا اجر پائے تو جب ہم سب اہل بیت رضی اللہ عنہم پر دُرود شریف پڑھے، تو یوں پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی

الٰہی! تو دُرود (شریف) نازل فرما اور اپنی برکتیں نازل فرما (حضرت سیّدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ازواج مطہرات اُمہات المومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) پر

وَذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ

اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذرّیت اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر والوں (رضی اللہ عنہم) پر جیسا کہ تو نے دُرود

عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؏

(شریف) نازل فرمایا آل ابراہیم (علیہ السلام) پر، بے شک تو تعریف والا، بزرگی والا ہے

؏ ابوداؤد جلد ا ص ۱۴۸ حدیث نمبر ۹۸۲، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۲ ص ۱۵۱، درمنثور جلد ۵ ص ۲۱۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۳۲، قرطبی جلد ۸ جز ۱۵ حدیث نمبر ۱۴۱، کنزالعمال حدیث نمبر ۲۷۷۵۔

(۵) حضرت امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سنن ابوداود **بَابُ الصَّلوٰۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ بَعْدَ التَّشَھُّدِ** میں دُرود شریف کے بارے میں اپنی سند کے ساتھ حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف لکھی ہے اور تمام روایات کی طرح سلام کا ذکر کرنے کے بعد دُرود شریف کے بارے میں عرض کیا کہ وہ کیسے آپ ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں پیش کرنا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

الٰہی! دُرود (شریف) نازل فرما (حضرت) محمد (ﷺ) پر اور اُن کی آل پر جیسا کہ تو نے

صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ

دُرود (شریف) نازل فرمایا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور اُن کی اولاد پر اور

بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

برکت نازل فرما (حضرت) محمد (ﷺ) پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [۶]

بے شک تو تعریف والا بُزرگ والا ہے

اِس دُرود شریف کے اَلفاظ بخاری شریف، مسلم شریف اورنسائی شریف سے مختلف ہیں۔

---

۶ ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۴۷۔

(۶) حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ کے اُستادِ گرامی حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ مسند احمد میں لکھتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سورۃ الاحزاب کی آیتِ مقدسہ نمبر ۵۶ نازل ہوئی تو ایک صحابی (حضرت بشیر بن سعد المتقدم رضی اللہ عنہ) نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں حاضر تھے۔ حضرت بشیر بن سعد المتقدم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)، اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد جل جلالہ) نے حکم فرمایا ہے کہ ہم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود (شریف) بھیجیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اِرشادِ مبارک فرمائیں ہم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود شریف کیسے بھیجیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ سنا تو خاموش ہو گئے۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہم نے تمنا کی کہ وہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال نہ ہی کرتے۔ (مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ (وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک) وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا کہ اس طرح دُرود شریف پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى

الٰہی! دُرود نازل فرما نبی اُمّی (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی

آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ

اُولادِ پاک (رضی اللہ عنہم) پر جس طرح تو نے دُرود نازل فرمایا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آل

اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ

ابراہیم (علیہ السلام) پر اور برکت نازل فرما (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آل

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي

(حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر

الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ ؎

سارے جہانوں میں۔ بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔

(۷) حضرت امام ابوعیسیٰ ترمذی علیہ الرحمہ نے بھی جامع ترمذی ''بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم'' میں لکھا ہے۔ اُنہوں نے دوسری روایات کے مطابق سلام کا ذِکر کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دُرود شریف کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

الٰہی! دُرود نازل فرما (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آلِ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

جیسا کہ تو نے دُرود نازل فرمایا ابراہیم (علیہ السلام) پر، بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے

وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

اور برکت نازل فرما (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آلِ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؎

جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر۔ بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے

؎ مسند احمد جلد ۴ ص ۱۱۹، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۷۱۱۔ ؎ جامع ترمذی جلد ۱ ص ۱۱۰۔

(۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب تم رسول اللہ ﷺ پر دُرود شریف بھیجو تو اچھی طرح سے دُرود شریف بھیجو تم کو معلوم نہیں شاید تمہارا دُرود شریف رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا جائے تو لوگوں نے کہا، آپ ہمیں سکھلائیں کہ دُرود شریف کیسے بھیجیں؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس طرح دُرود شریف بھیجو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ وَرَحْمَتَکَ وَ بَرَکَاتِکَ

الٰہی ! تو دُرود (شریف) نازل فرما اور رحمت اور برکات نازل فرما،

عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ

انبیاء (علیہم السلام) کے سردار پر اور متقین کے امام پر اور خاتم النبیین (حضرت سیّدنا)

النَّبِیّٖنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ

محمد (ﷺ) پر جو برگزیدہ بندے ہیں اور تیرے رسول (ﷺ) ہیں۔

وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ مَقَامًا

بھلائی کی طرف راہنمائی فرمانے والے ہیں اور رسولِ رحمت ہیں۔ الٰہی! انہیں مقام محمود تک

مَحْمُوْدًا یَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ

پہنچا۔ جس پر اگلے اور پچھلے رشک کرتے ہیں۔ الٰہی ! دُرود

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

نازل فرما (حضرت) محمد (ﷺ) پر اور آلِ محمد (ﷺ) پر جیسا کہ تو نے

صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

رحمت نازل فرمائی (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔ الٰہی برکت نازل فرما (حضرت) محمد (ﷺ) پر اور آلِ

اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

(حضرت) محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) پر اور

وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۹

آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر۔ بے شک تو تعریف والا، بزرگی والا ہے

۹ ابن ماجہ حدیث نمبر ۹۰۶، ص ۶۵، جلاء الافہام ص ۲۱۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کون سا دُرود شریف بھیجتا ہے؟

حضرت ابو امام عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ (ولادت ۱۹۴ھ) نے دُرود شریف کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد جل جلالہ کے اِرشادِ عظیم:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

سے بخاری شریف میں باب کا آغاز کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ صَلَاةُ اللّٰهِ ثَنَاؤُهٗ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَآئِكَةِ وَصَلَاةُ الْمَلَآئِكَةِ الدُّعَاءُ [۱۰]

”حضرت ابو العالیہ (تابعی علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد جل جلالہ) کا (سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم) پر دُرود شریف بھیجنا، فرشتوں میں آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم) کی تعریف کرنا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ دُعا ہے۔“

۱۰۔ بخاری جلد۲ ص ۷۰۷۔

ہفتہ وار

تعلیمی، تربیتی اور روحانی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کے فضل وکرم اور نبی کریم ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایات سے نورِ علم سے فیض یاب ہونے کے لئے ہر ہفتہ مغرب تا رات 11:00 بجے جامع مسجد نگینہ، A-977 بلاک III گجرپورہ سکیم لاہور میں تشریف لائیں۔

اس تربیتی، تعلیمی وروحانی اجتماع کا مقصد دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار سکھانا اور عقائد کی پختگی و اعمال کی درستگی کی تحریک پیدا کرنا ہے۔ مفتیانِ دین اور علماء کرام تربیتی خطابات فرماتے ہیں۔

خصوصی بیان

خادمِ دینِ اسلام

مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

الدال علی الخیر

انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880027-28، 0300-4274936

اشاعتِ دینِ اسلام کے لیے آپ اپنے عطیات اس بینک اکاؤنٹ میں بھی جمع کرواسکتے ہیں۔
بینک اکاؤنٹ نمبر 0618001718530 3 حبیب بینک شادباغ لاہور۔